

## تشبہ بالکفار کے بارے میں فقہاء کی آراء کا تحلیلی مطالعہ

ریسرچ اسکالر اللہ دتہ

قسط نمبر: ۵

حضرت عمرؓ نے اپنے عمال کے نام ایک حکم نامہ بھیجا جس میں یہ حکم بھی مرقوم تھا کہ:

واياكم وزى الاعاجم (۱۳۷)

اور تم عجمیوں کی سی وضع اختیار کرنے (لباس پہننے) سے بچو۔

ابو اسحاق عمرو بن میمون سے نقل کرتے ہیں کہ ہم مزدلفہ میں تھے کہ حضرت عمر بن خطابؓ نے فرمایا مشرکین سورج نکلنے سے پہلے مزدلفہ سے واپس نہیں ہوتے تھے اور کہتے تھے کہ شہیر پہاڑ پر دھوپ پہنچ جائے تو تب نکلو لیکن رسول اللہ ﷺ کا عمل مبارک کیا تھا اس کو حضرت عمرؓ نے یوں بیان فرمایا ہے:

وان رسول الله صلى الله عليه وسلم خالفهم فافاض عمر قبل طلوع الشمس قال ابو عيسى

هذا حديث حسن صحيح (۱۳۸)

رسول اللہ ﷺ نے ان کی مخالفت فرمائی پس حضرت عمرؓ طلوع آفتاب سے پہلے وہاں سے چل پڑے۔ امام ابویسٰی ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث صحیح ہے۔

ابو عثمان کہتے ہیں کہ ہم آذربائیجان میں تھے کہ حضرت عمر فاروقؓ کا ایک خط آ گیا جس میں لکھا تھا اے عتبہ بن فرقد! عیش پرستی، ریشمی لباس اور مشرکین کے طریقوں کو اختیار کرنے سے اپنے آپ کو بچاتے رہنا اس لئے کہ:

فان رسول الله صلى الله عليه وسلم نهانا عن لبوس الحرير وقال الالهكذا ورفع لنا رسول الله

صلى الله عليه وسلم اصبعيه (۱۳۹)

جناب رسول اللہ ﷺ نے ہمیں ریشمی لباس پہننے سے منع فرمایا ہے سوائے اتنی مقدار کے اور نبی ﷺ نے انگلی بلند کر کے دکھائی۔

امام عبدالرزاق صنعانی ابن جریج سے اور وہ عطا سے روایت کرتے ہیں اور وہ کہتے ہیں کہ میں نے ابن عباسؓ کو یوم عاشورہ کے بارے میں یہ کہتے ہوئے سنا کہ:

□

خالفوا الیہود و صوموا التاسع و العاشر (۱۵۰)

یہودی کی مخالفت کرو اور نو دس محرم کو (دونوں دن) روزہ رکھو۔

ابو بکر عباد بن سعید سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت حسنؓ سے نیز وز کے روزے کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا کہ:

فکرہہ، وقال: يعظموه الا عا جم (۱۵۱)

مکروہ ہے اس لیے کہ نبیؐ لوگ اس (کو رکھتے اور اس) کی تعظیم کرتے ہیں۔

سفیان بن عیینہؒ عبداللہ بن زیدؒ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابن عباسؓ نے بیع (دہ) دو از دہ) کو مکروہ قرار دیا اور فرمایا کہ یہ عجمیوں کی بیع ہے۔ (۱۵۲)

ابوالاحوص آدم بن علی سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے ابن عمرؓ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ:

خالفوا سنن المشركين (۱۵۳)

مشرکین کے طریقوں کی مخالفت کرو۔

بنی اسرائیل کی خرافات میں سے یہ عمل بھی تھا کہ ان کی عورتیں اپنے بالوں میں دوسری عورتوں کے بالوں کو ملا لیا کرتی تھیں اور اس طرح اپنے بالوں کو لمبا ظاہر کر کے زیب و زینت کیا کرتی تھیں سرکارِ رسالت ﷺ کو یہ عمل سخت ناپسند تھا چنانچہ ایک مرتبہ حضرت امیر معاویہؓ حج کے موقع پر مکہ تشریف لائے تو بالوں کا ایک گچھا اپنے سپاہی سے لے کر ارشاد فرمایا:

این علماؤ کم سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ینہی عن مثل ہذہ ویقول انما ہلکت

بنو اسرائیل حین اتخذہ ہذہ نساؤہم (۱۵۴)

تمہارے علماء کہاں ہیں میں نے نبی ﷺ کو اس سے منع فرماتے ہوئے سنا ہے اور بنی اسرائیل ہلاک ہو گئے جب کہ ان کی عورتوں نے اس کو اختیار کیا۔

محمد بن منہالؒ یزید بن زریجؒ عمر بن محمد بن زید نافعؒ ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ مشرکین کی مخالفت کرو، از ہی بڑھاؤ، موچھیں کتر واؤ چنانچہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ کا معمول تھا:

وکان ابن عمر اذا حج او اعتمر قبض علی لحیتہ فمافضل اخذہ (۱۵۵)

اور حضرت ابن عمرؓ جب عمرہ کرتے تو اپنی داڑھی مٹھی سے پکڑتے اور جتنی زیادہ ہوتی اس کو کاٹ دیتے۔ مروی ہے کہ ایک فقیر حضرت عبداللہ بن عمرؓ کے پاس آیا اس نے کھانا بہت کھایا، فرمایا، اسے دوسری بار میرے پاس نہ لانا۔ اس کی وجہ یہ بیان کی کہ وہ اس صفت میں کافروں کے مشابہ ہو گیا تھا اور جو شخص کافروں کے ساتھ مشابہت رکھتا ہو اس کی صحبت سے بچنا چاہیے ہمیشہ کم کھانا دانشوروں، بلند ہمت والوں اور صوفیا کرام کے نزدیک قابل تعریف ہے اور زیادہ کھانا قابل مذمت ہے ہاں حد سے بڑھ کر بھوکا رہنا ممنوع ہے جو جسمانی کمزوری اور جسمانی قوی کے مختل ہونے کا باعث بنے اور کاروبار سے روک دے ایسی بھوک طریقہ حکمت کے بھی منافی ہے ہاں اس کا طریقہ یہ ہے کہ ریاضت کا انداز اختیار کیا جائے اور اس کی عادت ڈالی جائے جیسے درویش کرتے ہیں اللہ تعالیٰ ہی توفیق دینے والا ہے۔ (۱۵۶)

### تشبہ بالکفار سلف صالحین کی نظر میں

سلف صالحین کا یہ معمول تھا کہ وہ دل و جان سے اللہ کے نبی ﷺ اور صحابہ کرامؓ کی پیروی کرنا اور ان کے طریقوں کو اپنانا باعث سعادت سمجھتے تھے۔ وہ ان کے طریقوں سے ہٹ کر کوئی بھی معاملہ کرنا انتہائی ناپسند کرتے تھے اور تشبہ بالکفار کے تو سخت خلاف تھے۔ علامہ ابن تیمیہ لکھتے ہیں: ”اور اسی طرح علماء مسلمین سے جو کہ آئمہ متقدمین میں سے ہیں مختلف کاموں میں کفار نصاریٰ اور عجمیوں کی مخالفت کی نہی کی علت بھی نقل کی گئی ہے اور اس کا حصر کرنا اور اس کی انتہا کو پہنچانا اکثر ممکن ہے اور جو آدمی فقہ کی تھوری سی بھی سمجھ رکھتا ہے وہ اس کو بخوبی جان لے گا اور ایک گروہ نے اس کی تبلیغ کی ہے اور وہ نظر و فکر کے بعد علم ضروری کو حاصل کر چکا ہے اس بات کے ساتھ کہ تمام امت اس فعل کفار سے موافقت کی نہی اور ان سے مخالفت کے حکم پر متفق ہے۔ (۱۵۷)

محمد بن بشار، ابو عامر، خالد بن الیاس، حضرت صالح بن ابی حسان، حضرت سعید بن مسیبؓ سے نقل کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ پاک ہیں اور پاکیزگی کو پسند فرماتے ہیں، وہ صاف ہیں اور صفائی کو پسند کرتے ہیں، وہ کریم ہیں اور کرم کو پسند کرتے ہیں۔ وہ سخی ہیں اور سخاوت کو پسند کرتے ہیں لہذا تم لوگ پاک صاف رہا کرو۔ راوی کہتے ہیں میرے خیال میں حضرت سعیدؓ نے یہ بھی فرمایا:

افنیتمکم ولا تشبهوا بالیہود (۱۵۸)

اپنے مضمون کو صاف ستھرا رکھو اور یہودیوں کی مشابہت اختیار نہ کرو۔

احادیث میں یہ بات واضح طور پر بیان کی گئی ہے کہ افطار جلد کر کے یہودی کی مخالفت کرو اس لیے کہ یہودی سے افطار کرتے ہیں چنانچہ امام شافعی احمد اور اسحاق بھی جلدی افطار کو مستحب قرار دیتے ہیں (۱۵۹) عاشورہ کے روزے کے بارے میں اللہ کے نبی ﷺ نے حکم دیا کہ عاشورہ کا روزہ رکھو اور اس کے ساتھ نویا گیارہ محرم کا روزہ بھی رکھو اور یہودی کی مخالفت کرو۔ چنانچہ امام شافعی احمد اور اسحاق رحمۃ اللہ علیہم کے نزدیک ایسا کرنا مستحب اور پسندیدہ عمل ہے۔ (۱۶۰) بعض علماء کے نزدیک نماز میں احتضار مکروہ ہے اور احتضار کا معنی یہ ہے کوئی شخص نماز میں اپنی کوکھ پر ہاتھ رکھے بعض فقہاء پہلو پر ہاتھ رکھ کر چلنے کو بھی مکروہ کہتے ہیں روایت ہے کہ اہلسنیس جب چلتا ہے تو پہلو پر ہاتھ رکھ کر چلتا ہے۔ (۱۶۱)

تصوف کی مشہور و معروف کتاب عوارف المعارف میں ہے کہ ”کھانے کے دوران خاموش نہیں بیٹھنا چاہیے کہ یہ عجمیوں کا طریقہ ہے (۱۶۲) احیاء العلوم میں ہے ”کہ کھانے کے وقت خاموش نہ رہیں کہ یہ عجمیوں کی عادت ہے بلکہ عمدہ گفتگو اور کھانے کے باب میں صلحا کی حکایتیں وغیرہ بیان کی جاتی ہیں۔ (۱۶۳) تصوف کی ابتدائی کتاب ”قوت القلوب“ (جس سے امام غزالی نے اپنی مشہور زمانہ کتاب احیاء العلوم میں بھی استفادہ کیا ہے) میں لکھا ہے: ”کھاتے وقت بالکل خاموشی اختیار نہ کرے یہ عجمی لوگوں کا طریقہ ہے بلکہ اچھی باتیں کر لیا کرے۔“ (۱۶۴)

ایک دوسری جگہ ہے ”سلف صالحین نے چوڑے اور پختہ اینٹ سے مکانات تعمیر کرنے کو ناپسند کیا کہتے ہیں کہ سب سے پہلے ہامان نے پختہ اینٹ تیار کی فرعون نے اسے اس بات کا حکم دیا اور مشائخ فرماتے ہیں کہ یہ ظالموں کی عمارت۔“ (۱۶۵) نماز میں سدل یعنی کپڑا لگانا مکروہ ہے اور کف یعنی کپڑا سینے سے پرہیز کرنے، محدثین کے نزدیک سدل سے مراد یہ ہے کہ کپڑا اپنے بدن پر لپیٹ لے اور ہاتھوں کو اندر داخل کر دے اس حالت میں رکوع سجد کرے نماز میں یہ یہودی کا طریقہ ہے اس لیے ان سے مشابہت کی ممانعت ہوئی۔ (۱۶۶) سفیان بن عیینہ کا قول ہے کہ سلف صالحین کہتے تھے ہمارے علماء میں سے جو بگڑ جائے اس میں یہودیوں کی خوبو ہے اور ہمارے عابدوں میں سے جو بہک جائے اس میں عیسائیوں کی خوبو ہے۔ (۱۶۷)

تشبہ بالکفار عقل کی روشنی میں

تہبہ بالکفار کی خرابیاں عقلی لحاظ سے بھی ہر ذی عقل و ذی شعور پر عیاں ہیں اس لیے کہ ایک مسلمان جو قرآن و سنت کی تعلیمات پر ایمان رکھتا ہے وہ کبھی بھی مغضوب اور ضالین کے طریقوں کو اپنانا نہیں چاہے گا لیکن یہ قاعدہ ہے کہ عوام دلیل نقلی کی بجائے دلیل عقلی سے زیادہ متاثر ہوتی ہے ایسے لوگوں کے لیے دلیل عقلی بیان کرتے ہوئے مولانا اشرف علی تھانوی صاحب لکھتے ہیں: ”دلیل عقلی یہ ہے کہ اگر کسی صاحب سے جو مسئلہ تہبہ میں الجھ رہے ہوں، مخفی بالطبع ہونے کے وقت مجمع عام میں ایک زنانہ جوڑا پیش کر کے عرض کیا جائے کہ اس کو زیب بدن فرما لیجئے، تو یقین ہے کہ اگر ان کا بس چلے تو مستعدی کی جان تک لینے میں دریغ نہ فرمائیں۔ کیوں صاحب تہبہ کا مسئلہ اگر کوئی بالوقعت نہیں تو اس مقام پر عورت کے ساتھ تہبہ کے استدعا کرنے سے کیوں اس قدر غیظ و غضب نازل ہو جب ایک مسلمان کے ساتھ تہبہ ہونے سے تھوڑے فرق کی وجہ سے ناگواری ہے تو کافروں کے ساتھ تہبہ کرنے سے بوجہ اختلاف دین زیادہ غیرت ہونی چاہئے اور واضح رہے کہ حکم وردی کا اس حکم سے مستثنیٰ ہے کہ وہ شعرا منصب کا ہے اس کو تہبہ سے کوئی علاقہ نہیں۔“ (۱۶۸)

بعض لوگ کہا کرتے ہیں کہ اگر ایک بات ایسی ہو کہ جو تہبہ کو رفع کر دے تو تہبہ اثر پذیر نہیں رہتا مثلاً اگر پینٹ شرٹ پہن لی اور چہرے پر داڑھی ہے تو اس داڑھی کی وجہ سے کفار سے تہبہ نہ رہا ایسے لوگوں کی سوچ کا بطلان واضح کرتے ہوئے شاہ احمد رضا خان صاحب بریلوی لکھتے ہیں: ”سو باتیں تہبہ کی ہوں ایک نہ ہو تو تہبہ نہ رہے گا ایسوں کی نگاہ میں شریعت مطہرہ کی توجہ قدر ہوتی ہے بدیہی ہے مگر انسانی عقل و تہذیب کو بھی رخصت کر دیا، کیا زید کے سے مسلک والا بشرطیکہ مجنون نہ ہو گوارا کرے گا کہ سر سے پاؤں تک لباس انگلیا، کرتی، کلیوں دار پانچے، ہاتھ پاؤں میں مہندی رچائے صرف ٹوپی سر پر رکھ لے تہبہ نہ رہا، کہ ادنیٰ فرق دفع تہبہ کے لئے کافی ہے بلکہ ٹوپی کی بھی کیا حاجت ہے اس زنانہ کپڑے کے ساتھ بنت کا دوپٹہ بھی سر پر اوڑھئے اور چوٹی بھی گندھوائے منہ کی مونچھیں ہی دفع تہبہ کو بس ہوں گی حالانکہ ہر عاقل ایسے شخص کو زنانہ جانے گا بلکہ اگر تمام لباس مردانہ ہو ہتھیار لگائے گھوڑے پر سوار ہو اور بات کرے ناک پر انگلی رکھ کر تو یقیناً تمام عقلاء اس پر نہیں گے اور اسے زنانہ کہیں گے اس ایک ہی بات کے آگے وہ تمام لباس و سلاح واسطہ کام نہ دیں گے، جس وضع کفار میں وہ جھوٹی تاویلیں سوچیں کیا یہ حرکت کرنا بھی قبول کرے گا کہ آخر کافر سے تہبہ، عورت سے تہبہ پر بحث و شاعت میں ہزار درجہ فائق ہے۔ اللہ عز و جل

مسلمانوں کو ہدایت فرمائے۔ آمین! واللہ تعالیٰ اعلم۔“ (۱۶۹)

تشبہ کی دلیل عقلی کے متعلق مولانا عبدالقادر روپڑی لکھتے ہیں: ”یہ حقیقت مسلمہ ہے کہ جنس میں کسی یا کسی وصف میں اشتراک اپنے اندر ایک خاص کشش رکھتا ہے جو طبعی طور پر یا عادی طور پر اثر انداز ہوتا ہے بلکہ تسخیر عقول کی خاصیت بھی اپنے اندر رکھتا ہے آپ وسیع طور پر نظر ڈالیں تو آپ کو معلوم ہوگا کہ تمام حیوانات میں جنس کو جنس کے ساتھ الفت ہے چوئی یا کیزے ملوڑے تک اپنی جنس کو چاہتا ہے اور اس کے ساتھ ملکر خوش ہوتا ہے درندے پرندے حشرات الارض سب میں یہ جاذب موجود ہے اسی بنا پر کسی نے کہا ہے:

کنندہم جنس باہم پیرو از کبوتر با کبوتر باز با باز  
یہ تو علی العموم حیوانات کی حالت ہے انسان چونکہ عمدہ عقل پر سرفراز ہے اور اس کی وجہ سے تمام حیوانات سے ممتاز ہے۔ اس لئے اس میں جنسیت کے علاوہ اوصاف میں اشتراک کا بھی بڑا اثر ہے۔ اگرچہ بعض اوقات دیگر حیوانات میں بھی اوصاف کا یہی عمل ہوتا ہے۔ چنانچہ بعض جنسوں میں بچے بچوں کے ساتھ خوش ہوتے ہیں ایک مجمع میں مختلف اوصاف کے لوگ بیٹھے ہوں تو آپ دیکھیں گے کہ ہر ایک اپنی جنس کی طرف مائل ہوگا۔ بچے بچے کو چاہے گا جو ان پر نظر ڈالے گا اور بوڑھا بوڑھے کی طرف دیکھے گا اگر کوئی انگریزی خواں ہوگا تو انگریزی خواں سے ملنا چاہے گا۔ اگر عالم دین ہوگا تو عالم دین کی طرف توجہ کرے گا۔ نیک کا جوڑ نیک کے ساتھ ہوگا اور بد کا بد کے ساتھ۔ اور اگر مختلف مذاہب کے ہوں تو ہر ایک کو اپنے مذہب کی طرف مقناطیسی کشش ہوگی یہاں تک کہ صرف نام کی شرکت بھی جذبہ محبت پیدا کرے گی۔ عیسائی ہندو چوہڑے چمار تک اپنے ہم مذہب کا پاس رکھے گا۔ غرض جب دو شخص ایک وصف میں شریک ہوں گے تو خاص طور پر ان کے دل میں اس شرکت کا اثر ہوگا۔ جو ایک دوسرے کی جانب توجہ کا باعث ہوگا یہاں تک کہ اگر ایک ملک کے دو غیر شخص غیر وطن میں ایک دوسرے کو دیکھ لیں تو خواہ مخواہ طبیعت ملنے کو چاہے گی۔ اس موقع پر غیرت مذہب بھی درمیان میں حائل نہ ہوگی۔ یہ باتیں رات دن کی مشاہدہ ہیں اور عقل بھی ان کی صحت پر شہادت دیتی ہے۔ کیونکہ جب ایک شخص میں کوئی وصف پایا جائے گا تو اس کو پسند ہوگا یا غیر پسند۔ اگر پسند ہوگا تو جب دوسرے میں بھی یہی وصف دیکھے گا ضرور اس کی طرف متوجہ ہوگا اگر غیر پسند ہوگا تو دوسرے میں پائے جانے سے اس کی وحشت دور ہوگی اور خیال کرے گا کہ میں اس میں اکیلا نہیں۔ جیسے غیر وطن میں انسان وحشت اور تنہائی کی حالت میں ہوتا ہے۔ جب اپنے ہم وطن سے ملتا ہے تو طبیعت میں ایک خاص انقلاب پیدا ہوتا ہے جو اس کی وحشت اور تنہائی کو دور کر دیتا ہے۔ اسی اصول

کے تحت لباس وضع قطع بھی ہے مثلاً گاندھی کی ٹوپی پہننے والوں کو گاندھی سے کتنی الفت ہے یہ گویا ان کی امتیازی شے ہے۔ اگر کوئی اور شے پسند آجائے گی۔ بعید نہیں کہ ان کے طوراً اور پسند آتے آتے اسی رنگ میں رنگا جائے۔ کیونکہ یہ اشیاء چیونٹی کی آہٹ کی طرح آہستہ آہستہ اپنا اثر کرتی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ حضرت عمر اپنے امرا اور سپہ سالاروں کو ہمیشہ لکھا کرتے تھے۔ ارتدوا و اتزرو و اوزیوا بزی العرب الاول، چدر پہنوتے بند باندھو اور اول دور کے عربوں کی وضع اختیار کرو۔

مطلب آپ کا یہ تھا کہ ایسا نہ ہو کہ آج تھوڑا تھوڑا ان کی طبائع پر اثر ہوا کھل اس سے زیادہ ہو جائے جس کا نتیجہ اسلام سے بعد اور دوری ہے اسی بنا پر ایک قدسی روایت میں یہ الفاظ وارد ہوئے ہیں۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔..... لا تروکبوا مراکب اعدائنی ولا تلبسوا ملباس اعدائنی ولا تسکنوا مساکن اعدائنی فتکونوا اعدائنی کما ہم اعدائنی (۱۷۰)

یعنی دشمنوں کی سی سواریاں نہ کرو نہ ان جیسے لباس پہنو نہ ان کے سے مکانوں میں رہو ورنہ تم بھی ان کی طرح میرے دشمن ہو جاؤ گے۔

ماں باپ پیار محبت میں اولاد کو پیسے دیتے ہیں جس سے ان کو ایسی چاٹ لگتی ہے کہ آہستہ آہستہ ان کی عمر برباد ہو جاتی ہے۔ تھوڑی چوری سے زیادہ چوری کی عادت پڑ جاتی ہے۔ ذرا سی چوری کرتا ہے تو حرام کے لئے منہ کھل جاتا ہے۔ اسی طرح ہر شے تھوڑی سے بہت ہو جاتی ہے۔ جو لوگ انگریزی لباس پسند کرتے ہیں وہ آخر گلے میں صلیب کی شکل بنا لیتے ہیں۔ (یعنی نکلائی اور یوں) کئی آہستہ آہستہ اسلام کو خیر باد کہہ دیتے ہیں یا کم از کم ان کو اسلامی وضع قطع سے نفرت تو ضروری ہو جاتی ہے جو انسان کی ہلاکت کے لئے کافی ہے۔“ (۱۷۱)

## ائمہ اربعہ کا موقف

### احناف کا موقف

امام اعظم ابوحنیفہؒ اور فقہائے احناف کے نزدیک تشبہ بالکفار جائز نہیں ہے احناف دیگر آئمہ کی نسبت اس معاملے میں زیادہ شدت کے قائل ہیں اور اصحاب ابوحنیفہ نے لباس وضع قطع اور تہواروں وغیرہ میں کفار کے ساتھ مشابہت کو کفر قرار دیا ہے۔ (۱۷۲) آج مسلمانوں کی اکثریت کفار کے تہوار منانے میں مصروف عمل نظر آتی ہے انہیں اس امر سے فی الفور باز آ جانا چاہیے۔ اس لیے کہ یہ ایک

ایسا ناپسندیدہ فعل ہے کہ اگر مشابہت کفار کی وجہ سے کیا گیا یا کفار کے اس تہوار کو اچھا گردانتے ہوئے کیا گیا تو فقہانے ایسے شخص پر حکم کفر لاگو کیا ہے۔ چنانچہ علامہ زین الدین بن ابراہیم لکھتے ہیں: یعنی ہدیے دینے ان دونوں (نیروز اور مہرجان) میں حرام ہیں بلکہ کفر ہیں ابوحنیفہ کبیر نے فرمایا اگر ایک آدمی پچاس سال اللہ تعالیٰ کی عبادت کرے پھر نیروز کا دن آئے اور اس نے مشرکین کی طرف ایک انڈا بھی اس دن کی تعظیم کے لیے ہدیہ بھیجا تو اس نے کفر کیا اور اس کا تمام عمل برباد ہو گیا صاحب الجامع اصغر نے فرمایا اگر ایک آدمی نے نیروز کے دن کسی دوسرے مسلمان کی طرف تحفہ بھیجا اور نیروز کے دن کی تعظیم کا ارادہ نہ کیا لیکن عام لوگوں کے رواج کے مطابق یہ عمل کیا تو وہ کافر نہیں ہوگا لیکن پھر بھی اسے احتیاطاً ایسا نہیں کرنا چاہیے خاص کر نیروز کے دن اس سے پہلے یا بعد میں کر لے تاکہ کافروں کی مشابہت سے بچ جائے کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا من تشبه بقوم فهو منهم اور جامع اصغر میں فرمایا کسی آدمی نے نیروز کے دن کوئی چیز خریدی کہ اس سے کافر بھی خریدیں گے اور اس سے پہلے اس نے نہ خریدی اگر اس نے نیروز کے دن کی تعظیم کی نیت کی جیسا کہ مشرکین اس دن کی تعظیم کرتے ہیں تو اس نے کفر کیا اور اگر صرف کھانے پینے کی نیت کی تو پھر کافر نہ ہوگا۔ (۱۷۳)

علامہ سرخسی (۱۷۴) اپنی کتاب المبسوط میں لکھتے ہیں: اور امام ابوحنیفہ نے ہمیں مغرب میں جلدی کرنے کا حکم دیا ہے ان کی دلیل یہ ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میری امت ہمیشہ بھلائی پر قائم رہے گی جب تک مغرب میں دیر نہ کریں گے اور فرمایا کہ ستاروں کے گھنا ہونے سے پہلے پہلے مغرب میں جلدی کرو اور یہودیوں کی مشابہت اختیار نہ کرو اس لیے کہ وہ (یہودی) ستاروں کے گھنا ہونے کی حالت میں نماز پڑھتے ہیں۔“ (۱۷۵)

نماز میں قرآن مجید دیکھ کر پڑھنا امام اعظم کے نزدیک تو مفسد نماز ہے جبکہ صاحبین نماز تو صحیح مانتے ہیں مگر مشابہت اہل کتاب کے باعث مکروہ جانتے ہیں۔ علامہ برہان الدین مرغینانی (۱۷۶) لکھتے ہیں: ”جب امام (بحالت نماز) قرآن مجید دیکھ کر تلاوت کرے تو امام ابوحنیفہ کے نزدیک نماز فاسد ہو جائے گی (یعنی ٹوٹ جائے گی) لیکن ان کے دونوں مورشاگردوں نے فرمایا نماز پوری ہو گئی مگر اس طرح کرنا مکروہ ہے اس لیے کہ یہ طریقہ اہل کتاب کی کارروائی سے مشابہت رکھتا ہے۔“ (۱۷۷)

علامہ سمرقندی (۱۷۸) روزوں میں مشابہت سے متعلق لکھتے ہیں: اور اسی طرح تمام اوقات میں چپ کاروزہ مکروہ ہے کیونکہ وہ روزہ رکھنا بھی ہے اور کلام و طعام سے رکنا بھی اور یہ مشابہت ہے

مجوسیوں سے کہ وہ اسی طرح کیا کرتے ہیں۔ یونہی اکیلا ہفتے کا روزہ بھی یہودیوں سے مشابہت کی وجہ سے مکروہ ہے اور اسی طرح ہمارے بعض اصحاب کے نزدیک تنہا صرف عاشورہ کا روزہ بھی مکروہ ہے کہ اس میں یہودیوں سے مشابہت ہے۔ (۱۷۹)

علامہ ابن عابدین شامی اس دعوت کے بارے میں جو کسی مجوسی نے اپنے بچے کے سر منڈوانے کے موقع پر کی ہوئے متعلق لکھتے ہیں:

والاولی للمسلمین ان لا یوافقوہم علی مثل ہذہ الاحوال لاظهار الفرح والسرور (۱۸۰)  
مسلمانوں کے لیے بہتر یہ ہے کہ وہ ان جیسے اوقات میں خوشی اور سرور کا مظاہرہ کرتے ہوئے غیر مسلموں کی موافقت ہرگز نہ کریں۔

### مالکیہ کا موقف

ابو الولید محمد بن احمد بن رشد القرطبی (۱۸۱) لکھتے ہیں: اور عجمیوں کا سال لباس پہننانا سے مشابہت کی وجہ سے مکروہ ہے اس لیے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ”جو کسی قوم سے مشابہت کرے وہ انہی میں سے ہے اور جو کسی قوم کے کسی فعل سے راضی ہو وہ اس شخص کی مثل ہے جو اس کام میں ان کا شریک کار ہو۔“ اور جو ان کا سال لباس پہننے وہ ملعون ہے۔ اور ایسا ہی حکم ہے اس شخص کے لیے کہ جو ان کے سے ہتھیار استعمال کرے یا ان جیسی شکل بنائے یا ان جیسے کپڑے پہنے وہ لعنت اور کراہت کا مستحق ہونے میں انہی جیسا ہے۔ (۱۸۲)

ابو عبد اللہ محمد بن محمد بن محمد العبدری القاسمی المالکی الشیبیری بابن الحاج تخبہ بالکفار کی ممانعت کے ضمن میں لکھتے ہیں کہ ”ہماری مجلسوں میں کسی شخص کی آمد پر جو قیام کیا جاتا ہے یہ عجمیوں کا طریقہ ہے اور اہل عرب اس سے ناواقف ہیں اور ہمیں عجمیوں کی مشابہت سے منع کیا گیا ہے اور اس کی علت کے لیے اتنا ہی کافی ہے کہ یہ عجمیوں کا فعل ہے جس کے بارے میں نبی وارد ہوئی ہے۔ اور یہ مسئلہ ایسا ہے کہ کسی صاحب بصیرت سے مخفی نہیں ہے۔ امام ترمذی روایت کرتے ہیں عمرو بن شعیب سے وہ اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے راوی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ وہ ہم سے نہیں جو ہمارے غیروں سے مشابہت کرے۔ تم نہ تو یہود سے مشابہت کرو نہ نصاریٰ سے یہود کا سلام انگلیوں سے اشارہ ہے اور عیسائیوں کا سلام ہتھیلی سے اشارہ ہے۔“ (۱۸۳) علامہ ابن الحاج ایک دوسری جگہ لکھتے

ہیں کہ ”ابن القاسم“ نے فرمایا کہ مسلمان کے لیے مکروہ تحریمی ہے کہ وہ کسی نصرانی کو اس کی عید کے دن کوئی تحفہ بھیجے یونہی کسی مسلمان کے لیے جائز نہیں ہے کہ وہ کسی عیسائی سے ان کی عید کی لمعایت کرتے ہوئے ان سے گوشت کپڑا یا کوئی اور شے خریدے۔“ (۱۸۴)

علامہ ابن تیمیہ امام مالک کا قول نقل کرتے ہوئے لکھتے ہیں: اما مالک نے فرمایا کہ ”عجمیوں کے ساتھ نہ بیٹھے اور نہ ان کو دعوت دے اور نہ قسم کھائے اور کہا کہ عورت کا اپنے خاندان کے لیے قیام کرنا جاہل لوگوں کے فعل میں سے ہے اور اکثر لوگ ایسا کرتے ہیں کہ وہ (کسی شخص کا) انتظار کرتے رہتے ہیں پھر جب وہ آتا ہے تو وہ کھڑے ہو جاتے ہیں یہ اسلام کا طریقہ نہیں ہے اور اسی فعل سے منع کیا گیا ہے کیونکہ یہ اہل کتاب سے مشابہت ہے۔“ (۱۸۵)

علامہ محمد آلوسیؒ لکھتے ہیں: حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے۔ بالشت بالشت کے برابر گز کے برابر (یہ کنایتاً کہا گیا ہے کہ) یہ بعد میں آنے والے لوگ کفر اور گناہوں میں پہلوں سے انتہا درجے کے موافق ہوں گے یہ خبر نبی کے معنوں میں ہے جس میں کافروں اور نافرمانوں کی پیروی سے منع کیا گیا ہے اور اسلام کے علاوہ کسی اور دین کی طرف متوجہ ہونے سے منع کیا گیا ہے حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ آپ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے کسی قوم سے مشابہت اختیار کی وہ انہی میں سے ہے اور یہ مشابہت ہر ایک کام کو شامل ہے چاہے عیدوں میں ہو اخلاق میں ہو لباس میں ہو یا کلام وغیرہ میں ہو اور عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے انہیں دو پیلے رنگ کے کپڑے پہنے دیکھا تو فرمایا یہ کفار کے کپڑوں میں سے ہے ان کو نہ پہننا اور بارے میں احکام بڑے طویل ہیں امید ہے کہ جو ہم نے ذکر کیے انشاء اللہ کافی ہوں گے۔ (۱۸۶) علامہ عبدالرحمن الجزیری مالکی مذہب کا موقف بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ: کفر سے رغبت رکھتے ہوئے زنا کرنا باندھنا بھی کفر ہے۔ البتہ بطور کھیل تماشے کے ایسا کیا تو (کفر نہیں لیکن) فعل حرام ہے۔ ایسا ہی بت خانوں میں جانا اور بتوں کے آگے سجدہ کرنا بھی ہے۔ (۱۸۷)

## شوافع کا موقف

امام ماوردی (۱۸۸) لکھتے ہیں: سونے اور چاندی کا استعمال حرام ہے اس روایت کی بنا پر جسے ابن

سیرین نے انس سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے سونے اور چاندی کے استعمال سے منع فرمایا اور اس لیے بھی کہ یہ ایران کے بادشاہوں کا اور عجمیوں کا لباس ہے (اور ان سے مشابہت منع ہے) اس لیے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ”جو کسی قوم سے مشابہت کرے وہ انہی میں سے ہے۔“ (۱۸۹) سلیمان بن محمد بن عمر البخیری المصری الشافعی اپنی کتاب تحفۃ الحلب علی شرح الخطیب میں لکھتے ہیں کہ جانوروں کی تصویر کی ممانعت کی علت بتوں سے مشابہت ہے۔ (۱۹۰)

علامہ ابن تیمیہ امام شافعی کے اصحاب کا موقف بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں: ”اور اسی طرح اصحاب شافعی نے اس قانون (کفار کی مشابہت کا خلاف) کو کئی جگہ ذکر کیا ان کے بعض نے اس کو نہی کے اوقات میں ذکر کیا جس طرح کہ مشرکین اس وقت سورج کو سجدہ کرتے ہیں اور انہوں نے سحری میں ذکر کیا ہے کہ ہمارے اور اہل کتاب کے روزوں کے درمیان فرق ہے۔ اور ذمہ کی شرطوں میں انہوں نے اس کو ذکر کیا ہے وہ چیز کہ جو مسلمانوں کو ان کی مشابہت سے روکتی ہے، وہ فرق کرنے والی ہے مسلمانوں اور کفار کی علامت میں اور ان میں سے ایک گروہ نے تو مبالغہ کیا ہے اور بدعتیوں کے ساتھ مشابہت کو بھی انہوں نے منع کیا ہے۔ (۱۹۱)

### حنبلیہ کا موقف

امام احمد بن حنبل اور ان کے اصحاب کا کلام تو تہذیبہ بالکفار کے معاملے میں دیگر آئمہ سے کہیں زیادہ ہے جیسا کہ علامہ ابن تیمیہ نے اس کی صراحت کی ہے چنانچہ وہ لکھتے ہیں کہ: ”امام احمد کا قول ہے کہ میں کسی ایسے آدمی کو پسند نہیں کرتا مگر یہ کہ وہ بڑھاپے کو تبدیل کر دے اور اہل کتاب کے ساتھ مشابہت نہ کرے اور اس طرح گدی کے حلق کو مکروہ قرار دیا ہے اور فرمایا کہ یہ مجوسیوں کا طریقہ ہے اور اسی طرح نعل الصرار کو بھی مکروہ قرار دیا ہے کہ یہ بھی عجمیوں کا طریقہ ہے اور اس طرح مہینوں اور اشخاص کے عجمی نام رکھنے کو بھی مکروہ قرار دیا جیسے آذر ماہ۔ اور اسی طرح فرمایا اس آدمی کے لیے جس نے مجوسی کو ویسے کی دعوت دی اور اپنا ہاتھ اس کے چہرے پر مارا جب اس کے پاس ایسا برتن دیکھا جس پر چاندی لگی ہوئی تھی اور آپ کے اصحاب نے ذکر کیا کہ ایسا لباس مکروہ ہے جو عربوں کے طریقے کے خلاف ہو اور عجمیوں کے طریقے اور عادت کے مشابہ ہو۔ اور آپ کے کئی اصحاب نے کہا کہ داعیں ہاتھ میں انگوٹھی پہننا مستحب ہے آٹار کی وجہ سے اور اس کا خلاف بدعتیوں کی عادت

اور طریقہ ہے۔ (۱۹۲)

ابن قدامہ حنبلی المغنی میں لکھتے ہیں:

ویکره حلق القفالمن لم یحلق راسه ولم یحتج الیه قال المرودی: سالت ابا عبد الله عن حلق

القفا فقال: هو من فعل المجوس، ومن تشبهه یقوم فهو منهم (۱۹۳)

گدی کا مونڈنا مکروہ ہے اس شخص کے لیے کہ جس نے سر نہ مونڈنا ہوا اور اسے اس کی حاجت بھی نہ ہو۔ مروزی نے کہا کہ میں نے ابو عبد اللہ سے گدی کے مونڈنے کے بارے میں سوال کیا پس آپ نے فرمایا یہ مجوسیوں کا فعل ہے اور جس نے کسی قوم سے مشابہت کی وہ انہی میں سے ہے۔ (جاری ہے)

## حواشی

۱۔ ازدی، معربانی، معرور، شد، ۱۵۳ھ جامع معمر بن راشد، جز ۱۱ ص ۸۵، محقق حبیب الرحمن الاعظمی، المجلس العلمی پاکستان، توزیع المکتب الاسلامی بیروت، الطبعة الثانیہ ۱۴۰۳ھ

۲۔ ترمذی، ابویسی محمد بن عیسیٰ، م ۲۷۹ھ سنن الترمذی، جز ۳ ص ۳۳۳، باب ماجاء ان الافاضة من جمع قبل طلوع الشمس، حدیث ۸۹۶

۳۔ حنبلی، امام احمد، م ۲۴۱ھ مسند الامام احمد بن حنبل، جز ۱ ص ۲۵۲، اول مسند عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ، حدیث ۹۲  
۴۔ صنعانی، ابوبکر عبد الرزاق بن ہمام بن نافع الحمیری الیمانی، م ۲۱۱ھ، المصنف، جز ۴ ص ۲۸۷، باب یوم عاشورہ، حدیث ۷۸۳۹

۵۔ ابن ابی شیبہ، ابوبکر عبد اللہ بن محمد، م ۲۳۵ھ، مصنف ابن ابی شیبہ، جز ۲ ص ۳۴۳، باب ما قالوا فی صوم البیروز، حدیث ۹۷۳۹

۶۔ ایضاً، جز ۴ ص ۳۰۹، باب فی بیح (دو دوازده)، حدیث ۲۱۵۸۱

۷۔ ایضاً، جز ۷ ص ۱۱۹، باب کلام ابن عمر، حدیث ۳۴۶۴۹

۸۔ بخاری، محمد بن اسماعیل، م ۲۵۶ھ صحیح بخاری، جز ۵ ص ۱۶۵، باب الوصل فی الشجر، حدیث ۵۹۳۲

۹۔ بخاری، محمد بن اسماعیل، م ۲۵۶ھ صحیح بخاری، جز ۷ ص ۱۶۰، باب تقلیم لاظفار، حدیث ۵۸۹۲

۱۰۔ دہلوی، شاہ عبدالحق، م ۱۰۵۲ھ اشعۃ للمعات، ج ۵ ص ۵۷، مترجم علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری، م ۲۰۰۷ھ فریڈیک سٹال اردو بازار لاہور، طبع نادر

۱۱۔ بعلی، ابو عبد اللہ بدر الدین محمد بن علی بن احمد بن عمر بن بعلی، م ۷۷۸ھ، المنج القویم فی اختصار اقتضاء الصراط المستقیم، شیخ

الاسلام ابن حمیہ، ص ۶۱

۱۲۔ ترمذی ابویسی محمد بن عیسیٰ بن سورۃ بن موسیٰ بن الضحاک، م ۲۷۹ھ، سنن الترمذی، ج ۵ ص ۱۱۱، باب ماجاء فی النظائفة، حدیث ۲۷۹۹

۱۳۔ ایضاً، ج ۳ ص ۷۳، باب ماجاء فی تعجیل الافطار، حدیث ۶۹۹

۱۴۔ ایضاً، ج ۳ ص ۱۱۹، باب ماجاء عاشوراء ای یوم ہو، حدیث ۷۵۵

۱۵۔ الترمذی ابویسی محمد بن عیسیٰ بن سورۃ بن موسیٰ بن الضحاک، م ۲۷۹ھ، سنن الترمذی، ج ۲ ص ۲۲۲، باب ماجاء فی البنی عن الاختصار فی الصلاة، حدیث ۳۸۳

۱۶۔ سہروردی، شیخ شہاب الدین، م ۶۳۲ھ، عوارف المعارف ص ۵۳۰، مترجم ٹرس بریلوی، پروگریسو بکس اردو بازار لاہور، ۱۹۹۸ء

۱۷۔ غزالی، امام محمد بن محمد ابو حامد، م ۵۰۵ھ، احیاء العلوم الدین، ج ۲ ص ۷، دار المعرفۃ بیروت لبنان، ط ندارد

۱۸۔ الحارثی، شیخ ابوطالب محمد بن عطیہ المالکی، م ۳۸۶ھ، قوت القلوب، ج ۴ ص ۴۳۲، مترجم مولانا عبدالرحمن صاحب دارالاشاعت اردو بازار کراچی، اشاعت ۲۰۰۰ء، ط ندارد

۱۹۔ ایضاً، ج ۲ ص ۳۹۵

۲۰۔ ایضاً، ج ۳ ص ۲۳۳

۲۱۔ ابن تیمیہ، م ۷۲۸ھ، کتاب الوسیلہ ص ۸۴، مترجم احسان الہی ظہیر، ادارہ ترجمان السنۃ، ۷۔ ایک روڈ، لاہور، اشاعت ۱۹۷۶ء، ط ندارد

۲۲۔ فتاویٰ مولانا شرفی علی، م ۱۹۳۳ء، اصلاح الرسوم ص ۳۸

۲۳۔ بریلوی، احمد رضا خان، م ۱۳۳۶ھ، فتاویٰ رضویہ، ج ۲ ص ۵۲-۵۱، رضا فاؤنڈیشن جامعہ نظامیہ لاہور، ۱۳۲۳ھ، ط ندارد

۲۴۔ یہ حدیث مرفوع نہیں ہے بلکہ اسرائیلیات سے ہے اور اسے حضرت مالک بن دینار نے روایت کیا ہے۔ دیکھئے: ابن حجر، شیخ شہاب الدین احمد، م ۹۷۴ھ، الزواجر عن اقتراف الکبائر، ج ۱ ص ۲۵

۲۵۔ روپڑی، حافظ عبداللہ محدث فتاویٰ اہل حدیث، ج ۲ ص ۸۱-۸۷، م ۱۹۶۴ء، بمطابق ۱۳۸۳ھ، ادارہ احیاء السنۃ النبویہ ڈی بلاک سیٹلائٹ ٹاؤن سرگودھا، ط دوم ۱۹۸۳ء۔

۲۶۔ بعلی ابوعبداللہ بدر الدین محمد بن علی بن احمد بن عمر بن یعلیٰ، م ۷۷۸ھ، المنج القویم فی اختصار اقتضاء الصراط المستقیم، شیخ الاسلام ابن تیمیہ ص ۶۱

۲۷۔ مصری زین الدین بن ابراہیم بن محمد المعروف بابن نجیم، م ۹۷۰ھ، البحر الرائق شرح کنز الدقائق ومختصر الخالق وکلمۃ الطوری، ج ۸ ص ۵۵۵

۲۸۔ شمس اللامۃ محمد بن احمد بن ابی سہل سرخسی، م ۴۰۰ھ میں پیدا ہوئے شمس اللامۃ حلوانی سے پڑھا امام دقت، حجت، متکلم، مناظر، اصولی، فقیہ، محدث اور مجتہد تھے کلمہ حق کہنے کی وجہ سے بادشاہ نے آپ کو ایک کنوئیں

میں قید کروا دیا۔ آپ نے اپنی مشہور کتاب الميسوط کو اپنے حافظے کی مدد سے قید کے دوران کنوئیں سے الماکروا پاتھا آپ کے مشہور شاگرد عبدالعزیز اوزجندی اور رکن الدین مسعود بن حسن بیکندی ہیں ابن کمال پاشا نے آپ کو چھپچھپین فی المسائل میں شام کیا ہے۔ (دیکھیے جواہر المفصیہ ج ۲ ص ۲۹-۲۸)

۲۹۔ سرخسی، شمس الاعتمہ محمد بن احمد بن ابی سہل، م ۴۸۳ھ الميسوط ج ۱ ص ۱۳۹، دار المعرفۃ بیروت بدون طبعہ، تاریخ النشر ۱۳۱۲ھ بمطابق ۱۹۹۳ء

۳۰۔ ۸ رجب بروز میر ۵۱۱ھ کو پیدا ہوئے حضرت ابوبکر صدیق کی اولاد میں سے ہے فقیہ محدث، مفسر ماہر اصولی، اذیب اور شاعر تھے۔ علم اور ادب میں آپ کی مثل آنکھوں نے کوئی نہیں دیکھا ابن کمال پاشا نے آپ کو طبعہ اصحاب ترجیح سے شام کیا ہے۔ ہدایۃ البتدی، لفافیۃ البتدی، مناسک الحج اور کتاب الفرائض آپ کی مشہور کتابیں ہیں (دیکھیے جواہر المفصیہ ج ۱ ص ۳۸۳)

۳۱۔ مرغینانی، ابوالحسن برہان الدین علی بن ابی بکر بن عبدالجلیل الفرغانی، م ۵۹۳ھ، ہدایۃ فی شرح ہدایۃ البتدی ج ۱ ص ۶۳، محقق طلال یوسف، دار احیاء التراث العربی بیروت لبنان، ط ندارد

۳۲۔ ۵۳۹ھ میں پیدا ہوئے۔ بے نظیر وقت تھے ابن المعین میمون مکحولی اور صدر الاسلام ابی الیسر بز دوی سے پڑھا ابوبکر بن مسعود صاحب بدائع اور ضیاء الدین محمد بن حسین استاد صاحب ہدایۃ آپ کے مشہور شاگرد ہیں (مزید تفصیل کے لیے دیکھیے جواہر المفصیہ ج ۲ ص ۲۴۴، معجم المؤلفین ج ۱ ص)

۳۳۔ سرقدی، ابوبکر علاء الدین محمد بن احمد بن ابی احمد، م ۵۲۰ھ، تحفۃ الفقہاء ج ۱ ص ۳۴۳، دار الکتب العلمیۃ بیروت لبنان، الطبعۃ الثانیہ ۱۳۱۳ھ بمطابق ۱۹۹۳ء

۳۴۔ ابن عابدین، محمد امین، م ۱۲۵۲ھ رد المحتار علی الدر المختار ج ۶ ص ۵۵۵

۳۵۔ یہ مشہور محدث، مفسر فقیہ اصولی، منطقی و فلسفی ابن رشد نہیں ہیں بلکہ ان کے دادا ہیں پیدائش ۳۵۰ھ میں قرطبہ میں ہوئی اور ۵۲۰ھ میں ان کی وفات ہوئی۔ اور اسی سال ان کے پوتے ابن رشد کی پیدائش ہوئی۔ یہ خود بھی تبحر عالم تھے احکام شرعیہ میں ان کی تصانیف المقدمات، المحدثات، فقد میں البیان، والتحصیل اور مختصر شرح معانی ال آثار للمطہوی، الفتاویٰ المسائل اور اختصار الميسوط نافع خلائق ہیں (دیکھیے الاعلام للورکلی ج ۵ ص ۳۱۶)

۳۶۔ مملکتھا: قرطبہ، ابوالولید محمد بن احمد بن رشد، م ۵۲۰ھ، البیان، والتحصیل، والشرح، والتوجیہ، والتعلیل لمسائل المستخرجة ج ۱ ص ۳۷۸، محقق محمد جلی و آخرون، دار الغرب الاسلامی بیروت لبنان، الطبعۃ الثانیہ ۱۳۰۸ھ بمطابق ۱۹۸۸ء

۳۷۔ ماخوذ: ابن الحاج ابو عبد اللہ محمد بن محمد بن محمد العبدری القاسی المالکی، م ۷۷۳ھ، المدخل ج ۱ ص ۱۹۵، دار التراث، بیروت بدون طبعہ و بدون تاریخ

۳۸۔ ماخوذ: ابن الحاج ابو عبد اللہ محمد بن محمد بن محمد العبدری القاسی المالکی، م ۷۷۳ھ، المدخل ج ۲ ص ۴

۳۹۔ یعلیٰ ابو عبد اللہ بدر الدین محمد بن علی بن احمد بن عربین یعلیٰ، م ۷۷۸ھ، الحج التوفیقی فی اختصار قضاء الصراط المستقیم للشیخ الاسلام ابن تیمیہ، ۶۱

۳۰۔ آلوی ابوالمعالی محمود شکر بن عبد اللہ بن محمد بن ابی النشاء، م ۱۳۳۲ھ، فصل الخطاب فی شرح (مسائل الجاہلیۃ البتی خالف فیہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اہل الجاہلیۃ ل محمد بن عبد الوہاب رحمہ اللہ) ص ۱۳ تقدیم و تعلیق علی بن مصطفی مخلوف، الطبعة الاولى ۱۴۲۲ھ

۳۱۔ جزیری عبدالرحمن، کتاب الفقہ علی المذاهب الاربعہ ج ۵ ص ۵۳۲ مترجم منظور احسن عباسی، علماء اکیڈمی شعبہ مطبوعات محکمہ اوقاف پنجاب، ط ۲۰۰۰ء

۳۲۔ اکابر شافعی فقہا سے ہیں آپ نے بصرہ میں ابی القاسم الصمیری سے اور بغداد میں ابی حامد الاسفرائینی سے علم حاصل کیا آپ کی تصانیف شافعی مذہب کی بنیادی کتب میں شامی جاتی ہیں آپ کی فقہ، تفسیر، اصول فقہ اور ادب میں متعدد تصانیف ہیں جن میں الحاوی، تفسیر القرآن الکریم، التکت والعیون، ادب الدین والدنیا، الاحکام السلطانیۃ، قانون الوزارة، سیاست الملک، الاقناع، ناروز گارہیں۔ (دیکھئے وفیات الاعیان ج ۳ ص ۲۸۲، طبقات الفقہاء الشافعیہ ج ۲ ص ۶۳۰)

۳۳۔ ملحقاً: ماوردی ابوالحسن علی بن محمد بن محمد بن حبیب المصری البغدادی، م ۳۵۳ھ، الحاوی الکبیر فی فقہ مذہب الامام شافعی، وہو شرح مختصر المرینی ج ۳ ص ۲۷۵، محقق الشیخ علی محمد معوض والشیخ عادل احمد عبدالموجود دارالکتب العلمیۃ بیروت لبنان، الطبعة الاولى ۱۴۱۹ھ بمطابق ۱۹۹۹ء

۳۴۔ دیکھئے: بحیری سلیمان بن محمد بن عمر المصری الشافعی، م ۱۲۲۱ھ، تحفۃ الحیب علی شرح الخطیب ج ۳ ص ۳۵۷، دار الفکر بیروت، طبعہ تاریخ النشر ۱۴۱۵ھ

۳۵۔ یعلیٰ ابو عبد اللہ بدر الدین محمد بن علی بن احمد بن عمر بن یعلیٰ، م ۷۷۸ھ، المنج القویم فی اختصار اقتضاء الصراط المستقیم لشیخ الاسلام ابن تیمیہ ص ۶۱

۳۶۔ ایضاً ص ۶۲

۳۷۔ ابن قدامۃ ابویوسف موفق الدین عبد اللہ بن احمد بن محمد بن قدامۃ الجماعلی المقدسی ثم الدمشقی الحسنبلی، م ۶۲۰ھ، المغنی لابن قدامۃ ج ۱ ص ۶۸، مکتبۃ القاہرۃ مصر بیروت، طبعہ تاریخ النشر ۱۳۸۸ھ بمطابق ۱۹۶۸ء۔